اخبار امت

چیچنیا کی موجودہ صورت حال

محمد احمد زبیری ○

چیچنیا پر روس کے حملے کو تین سال کا عرصہ ہو چلا ہے۔ جنگ کے خاتمے کے ساتھ ہی ذرائع ابلاغ میں چیچنیا کا تذکرہ بھی غائب ہو گیا۔ آگ اور بارود کی جنگ تو ختم ہو چکی ہے لیکن ایک نئی جنگ خاموشی کے ساتھ جاری ہے۔ یہ جنگ چیچنیا کے اندرونی معاملات میں مداخلت اور اس کے گھیراؤ کی صورت میں تبدیل ہو چکی ہے۔ چیچنیا کی صورت حال کے بارے میں وزیر داخلہ اسلام رحیموف نے کویت کے ہفت روزہ المجتمع کو ایک انٹرویو دیا۔ اس کے کچھ حصے ملاحظہ کیجیے۔

س: جنگ کے خاتمے کے بعد کیا صورت حال ہے؟

ج: ۹ ستمبر ۱۹۹۶ء کو جنگ بندی عمل میں آئی۔ لیکن اس کے ساتھ ہی ایک نئی جنگ کا آغاز ہو گیا۔ تعمیر نو کا کام جنگی بنیادوں پر کیا جانا تھا۔ جنگ نے ہر چیز تباہ کر دی تھی۔ ایک لاکھ ۱۰ ہزار افراد شہید ہوئے۔ زخمیوں کی تعداد ۱۵ ہزار کے قریب تھی' ان میں تقریباً ۱۴ ہزار بچے تھے۔ جنگ کے خاتمے کے ساتھ پورا ملک وبائی امراض کی لپیٹ میں آ گیا۔ ان کو ہم "امراض جنگ" کہہ سکتے ہیں۔ سینے کی بیماری شدید صورت اختیار کر گئی۔ تقریباً پانچ ہزار افراد اس میں مبتلا ہوئے۔ یہ وہ تعداد ہے جو ریکارڈ پر موجود ہے۔ دوسری طرف نئے صحت کے مراکز اور ہسپتال قائم کرنا حکومت کے بس کی بات نہیں تھی۔ جنگ نے سب کچھ تباہ کر دیا تھا۔ تیل صاف کرنے کے کارخانے' آٹے اور چینی کے کارخانے' معدنیات کی ڈھلائی کے کارخانے' سب تباہ ہو گئے۔ اس کے علاوہ زمین بھی پیداوار کے قابل نہیں رہی۔ ۴۰ ہزار ایکٹر زمین میں بارودی سرنگیں نصب ہیں۔ دشمن نے مدارس' ہسپتال' عمارتیں سب کچھ پیوند خاک کر دیا۔

دشمن کے انخلا کے بعد پوری قوم چٹیل میدان میں پڑی تھی۔ قوم کو زندگی کی ازسرنو تعمیر کا چیلنج

○ استاد' مرکز علوم اسلامیہ' منصورہ

در پیش تھا۔ اب تیل کی پیداوار نئے سرے سے شروع ہو چکی ہے۔ گذشتہ برس ایک ملین ٹن تیل نکالا گیا۔ نصف ملین ہم نے برآمد کر دیا اور نصف ملین ملکی ضروریات میں صرف ہوا۔ یہ پیداوار بہت تھوڑی ہے کیونکہ جنگ سے پہلے ۱۱ ملین ٹن برآمد تھی۔ آٹے کا کارخانہ بھی کام کر رہا ہے۔ اگرچہ اس کی پیداوار پہلے کی نسبت آدھی ہے۔ اسی طرح چینی کا کارخانہ بھی' ایک لاکھ ۲۰ ہزار ٹن پیداوار دے رہا ہے۔ اس کے علاوہ زمین کو زراعت کے قابل بنانے کے لیے ہم بڑی تگ و دو کر رہے ہیں تاکہ ہم مسور' چاول' مکئی' تربوز' انگور اور انجیر برآمد کر سکیں۔ زندگی کی بحالی کا معرکہ جاری ہے' ان شاء اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

س : اس کڑے وقت میں عالم اسلام آپ کے ساتھ کیا تعاون کر رہا ہے؟ روس نے تعمیر نو کے سلسلے میں وعدے کیے تھے ان کا کیا ہوا؟

ج : روس اپنے تمام وعدوں سے پھر گیا ہے۔ عالم اسلام کی بعض رفاہی تنظیموں کی طرف سے ہمیں امداد ملی ہے (حکومتی سطح پر کسی کو توفیق نہیں ہوئی)۔ لیکن ہمیں عالم اسلام سے کوئی گلہ شکوہ نہیں ہے۔ ہمارے اندر اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کا حوصلہ موجود ہے۔ ہمیں عالم اسلام سے معنوی امداد کی ضرورت ہے' صرف ہمارے لیے دعا کرتے رہیں۔ چیچن قوم یہ اعتقاد رکھتی ہے کہ جنگ اور بربادی اس کی تاریخ کا جزولاینفک ہے۔ گذشتہ ۴۰۰ سالہ تاریخ اس کی شاہد ہے۔ لیکن ہم استقامت اور پامردی کے ساتھ مقابلہ کرنا سیکھ چکے ہیں۔ مصائب اور مشکلات ہی قوموں کو زندگی عطا کرتی ہیں!

س : کیا کچھ لوگ یہ نقطۂ نظر بھی رکھتے ہیں کہ اعلان آزادی' جنگ اور بربادی کا پیش خیمہ ثابت ہوا؟

ج : ہمارے ہاں اس رائے کی کوئی وقعت نہیں' پورے ملک کی بربادی کے باوجود ہماری قوم فتح اور آزادی پر خوش ہے۔ قوم کے اندر مزید قربانی دینے کا جذبہ اور استعداد موجود ہے۔

س : ملک کے اندر صدر' حکومت اور دوسری سیاسی پارٹیوں کے درمیان اختلافات پائے جاتے ہیں۔ یہ کہاں تک جا سکتے ہیں؟

ج : ان اختلافات کو انتہائی مبالغے کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ روسی ذرائع ابلاغ اس صورت حال کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں اور یہ تاثر دینے کی کوشش کرتے ہیں کہ ملک خانہ جنگی کی طرف بڑھ رہا ہے۔ لیکن یہ ان کی خام خیالی ہے۔ مغرب اور روس نے چیچن قوم کا اچھی طرح مطالعہ نہیں کیا۔ اس کی نفسیات سے آگاہی حاصل نہیں کی۔ یہاں سب لوگ ایک ہی قومیت سے تعلق رکھتے ہیں۔ چیچنیا ایک چھوٹا سا ملک ہے جس کا رقبہ ۱۷ ہزار مربع کلومیٹر سے زیادہ نہیں ہے۔ مجاہدین ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اجتماعی اور انسانی روابط بڑے مضبوط اور گہرے ہیں۔ اگر دو افراد کے درمیان لڑائی ہو جائے' تو باقی صلح

کروانے کے لیے دوڑ پڑتے ہیں، کھانے کی میز یا اجتماعی موقع پر صلح کروا دی جاتی ہے۔

پوری قوم کو اس بات کا احساس ہے کہ کسی وقت بھی روس دوبارہ حملہ کر سکتا ہے۔ یہ بھی قوم کو متحد رکھتا ہے۔ جو اختلافات پائے جاتے ہیں وہ فکری بنیاد پر نہیں ہیں، محض نقطۂ نظر کا اختلاف ہے۔

س: چیچنیا میں سیاسی اور فکری قوتیں کون کون سی ہیں؟

ج: جنگ سے پہلے سیاسی قوتیں، قوم پرست، کیمونسٹ اور اسلامی، تین گروہوں میں تقسیم تھیں۔ ۱۹۹۴ میں نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی نے جوہر داؤد کی سربراہی میں جنگ میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ نہضت اسلامی اور کیمونسٹ پارٹی اور کچھ دوسری پارٹیاں بھی تھیں جن کی امداد روس سے آتی تھی۔

۱۹۹۴ سے ۱۹۹۶ تک جنگ کے دوران قوم میں اسلامی بیداری کی ایک لہر اٹھی اور لوگ اسلام کی طرف لپک پڑے۔ نئی مساجد کی تعمیر، تحریک اسلامی اور جہادی تحریکیں اس کے مظاہر تھے۔ اس جنگ کا ماٹو "جہاد" تھا، اس کے علاوہ تمام ماٹو اور نعرے غائب ہو گئے۔ چیچنیا کے بام و در جہاد کے نعروں سے گونجنے لگے۔

دستور میں اس بیداری اور اسلام کی طرف رجوع کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ دستور کے اندر یہ طے پایا کہ ملک کا سرکاری مذہب اسلام ہے۔ اور یہ کہ ملک میں شریعت کا نفاذ ممکن بنایا جائے گا۔ پوری قوم اسلام پر متفق ہے، اختلاف صرف اس پر ہے کہ اس کا نفاذ کیسے ہو؟ اس مسئلے پر وہاں کئی ایک گروہ ہیں۔ ایک گروہ الجماعۃ ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ فوری طور پر ملک میں شریعت کے نفاذ کا اعلان کیا جائے۔ ملک کی صورت حال اور مصلحتوں کا شکار ہونا درست نہیں۔ بعض صوفیا کے خیال میں چیچنیا میں ان رسوم و رواج کا احیا کیا جائے جو صوفیوں سے تعلق رکھتی ہیں۔ نہضۃ گروہ کا کہنا ہے کہ ملک کی صورت حال کا اچھی طرح جائزہ لیا جائے اور تدریج کے ساتھ ملک میں شریعت نافذ کی جائے۔

مسخادوف کے حامیوں کا کہنا ہے کہ قومی روایات کا تحفظ یقینی بنایا جائے۔ اس مکتبہ فکر کے پاس کوئی واضح لائحہ عمل نہیں ہے۔ ان کے خیال میں چیچن قوم کی ثقافت اور تہذیب ہی اسلام ہے۔ لیکن صدر مسخادوف تدریج کے ساتھ اسلام کے نفاذ کے حامی ہیں۔

س: ان اختلافات کے حوالے سے دنیا کی کیا پالیسی ہے؟

ج: مغرب اور بعض دوسرے ممالک کوشش کر رہے ہیں کہ ان اختلافات کو ہوا دی جائے۔ ان سب کا مشترکہ منصوبہ ہے کہ چیچنیا استحکام نہ حاصل کر سکے۔ مغرب اور روس اس حقیقت کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ چیچنیا پورے قفقاز کی آزادی کا صور پھونک سکتا ہے۔ کیونکہ ایک آزاد چیچنیا، مسلمان گروہوں اور اقلیتوں کے لیے ایک مضبوط سہارا اور قابل تقلید نمونہ ثابت ہو سکتا ہے اور قفقاز بلکہ روس کے اندر کے مسلمان آزادی کے لیے صف آرا ہو سکتے ہیں۔ اس لیے ذرائع ابلاغ مجاہدین کے خلاف پروپیگنڈے میں

مصروف رہتے ہیں اور انھیں چور، ڈاکو، اور دہشت گرد ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔

ذرائع ابلاغ صرف مجاہدین کو ہی بدنام نہیں کرنا چاہتے بلکہ پوری دنیا کو مجاہدین کے خوف میں مبتلا کرنا چاہتے ہیں۔ اس لیے وہ دوسرے ممالک سے تعاون کی اپیل کرتے ہیں تاکہ ایک دفعہ پھر چیچنیا پر حملہ کر کے اس کا قصہ پاک کر دیا جائے۔ اس کے علاوہ روسی ذرائع ابلاغ، چیچنیا اور عالم اسلام میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کے لیے سرگرم ہیں تاکہ عالم اسلام چیچنیا کی امداد نہ کر سکے۔

روس نے ہمارے خلاف اقتصادی جنگ شرع کر رکھی ہے تاکہ ہم اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کے قابل نہ ہوسکیں اور اپنی آزادی کا تحفظ نہ کر سکیں۔

جنگ کے خاتمے کے بعد روس کے ساتھ ۱۰ معاہدے ہوئے ہیں لیکن روس نے ایک پر بھی عمل درآمد نہیں کیا۔ روس نے تعمیرنو کے لیے جو تاوان دینے کا وعدہ کیا تھا ابھی تک اس پر عمل نہیں کیا۔ روس نے اتنی شدید اقتصادی ناکہ بندی کر رکھی ہے کہ ہم ایک سنگترہ بھی درآمد نہیں کر سکتے۔ یہ بھی ایک خاموش اور سرد جنگ ہے لیکن اللہ کے فضل سے، ہم اس کا مقابلہ ثابت قدمی سے کریں گے۔

س: مغرب کا کیا کردار ہے؟ کیا مغرب براہ راست مداخلت کر رہا ہے؟

ج: جنگ کے آغاز میں انسانی حقوق کی خلاف ورزی کے نام پر روس کے خلاف مغرب میں ہمیں حمایت حاصل ہوئی۔ لیکن جب جنگ میں اسلامی رنگ نمایاں ہوا تو صورت حال یکسر تبدیل ہو گئی۔ جب ہم نے جہاد پر اصرار کیا تو مغرب نے انسانی حقوق کی خلاف ورزی کو بھلا کر، روس کی حمایت شروع کر دی اور روس کو ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد دی تاکہ وہ چیچنیا میں جنگ جاری رکھ سکے۔

اس کے علاوہ روس اور مغرب کی بھرپور کوشش تھی کہ یہ جنگ قفقاز کے دوسرے علاقوں تک نہ پھیلے کیونکہ یہ روس اور مغرب کے مفادات کے خلاف تھا۔ اس لیے مغرب روس کی بھرپور امداد کر رہا ہے تاکہ وہ چیچنیا کے خلاف حصار کو مزید تنگ کر سکے اور اندرونی اختلافات کو ہوا دے سکے۔

س: روس کی اندرونی معاملات میں مداخلت نئی جنگ کا پیش خیمہ بن سکتی ہے؟

ج: اگرچہ قتل و غارت گری رک گئی ہے لیکن جنگ جاری ہے۔ کسی بھی وقت جنگ کے شعلے بھڑک سکتے ہیں لیکن روس اس پوزیشن میں نہیں ہے کہ وہ چیچنیا پر دوبارہ غاصبانہ قبضہ کر سکے۔ اس کی صرف ایک صورت ہے، خدا نہ کرے ایسا ہو، وہ ہے خانہ جنگی۔ ایسا کبھی نہیں ہو گا ان شاء اللہ! (انٹرویو: شعبان عبدالرحمٰن، ہفت روزہ المجتمع کویت، شمارہ ۱۳۵۸)۔